احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ یکم مارچ 2003ء، 27 ذوالحج 1423 ہجری یکم امان 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 47

ہفتہ یکم مارچ 2003ء

مومن کی بیماری اور دکھ

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

مسلمان کو جب بھی کوئی دکھ، مصیبت، رنج اور اذیت پہنچتی ہے تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر اس کو کوئی کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ اس کو گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب المرضی باب کفارة المرض حدیث نمبر 5210)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

طب تو ظاہری محکمہ ہے ایک اس کے وراء محکمہ پردہ میں ہے جب تک وہاں دستخط نہ ہو کچھ نہیں ہوتا۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 353)

اللہ تعالیٰ قادر تھا کہ چند ایک بیماریاں ہی انسان کو لاحق کر دیتا مگر ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے امراض ہیں جن میں وہ مبتلا ہوتا ہے اس قدر کثرت میں خدا تعالیٰ کی یہ حکمت معلوم ہوتی ہے تا کہ ہر طرف سے انسان اپنے آپ کو عوارض اور امراض میں گھرا ہوا پا کر اللہ تعالیٰ سے ترساں اور لرزاں رہے اور اسے اپنی بے ثباتی کا ہر دم یقین رہے اور مغرور نہ ہو اور غافل ہو کر موت کو نہ بھول جاوے اور خدا سے بے پروانہ ہو جاوے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 217)

ہر ایک مرض اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلط ہوتا ہے جب اللہ چاہتا ہے مرض مٹ جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 295)

میں بہت دعا کرتا ہوں۔ دعا ایسی شئی ہے کہ جن امراض کو اطبا اور ڈاکٹر لاعلاج کہہ دیتے ہیں ان کا علاج بھی دعا کے ذریعہ سے ہو سکتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 265)

میرا مذہب بیماریوں کے دعا کے ذریعہ سے شفا سے متعلق ایسا ہے کہ جتنا میرے دل میں ہے اتنا میں ظاہر نہیں کر سکتا۔ طبیب ایک حد تک چل کر ٹھہر جاتا ہے اور مایوس ہو جاتا ہے مگر اس کے آگے خدا دعا سے راہ کھول دیتا ہے۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 299)

مسلمان اطباء میں کیا عمدہ بات ہے کہ لکھا ہے کہ نبض دیکھنے سے پہلے طبیب یہ پڑھا کرے۔ (البقرہ:33) ترجمہ۔ تو پاک ہے ہمیں کوئی علم نہیں سوا اس کے جو تو نے ہم کو سکھایا تحقیق تو علم اور حکمت والا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 281)

مسلمان جب ان علوم کے وارث ہوئے تو انہوں نے ہر امر میں ایک بات بڑھائی .... نسخہ لکھنے کے وقت ھوالشافی لکھنا شروع کیا۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 296)

رعایت اسباب ہماری (۔) شریعت میں منع نہیں ہے۔ کسی شخص نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم دوا کریں آپؐ نے جواب میں فرمایا کہ ہاں دوا کرو کوئی مرض ایسا نہیں جس کی دوا نہ ہو .... طبیبوں اور ڈاکٹروں کو چاہئے کہ متقی بن جاویں دوا بھی کریں اور دعا بھی۔ تنہائی میں بہت بہت دعائیں مانگیں۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 165).

طبیب کے واسطے بھی مناسب ہے کہ اپنے بیمار کے واسطے دعا کیا کرے کیونکہ سب ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس کو حرام نہیں کیا کہ تم حیلہ کرو اس واسطے علاج کرنا اور اپنے ضروری کاموں میں تدابیر کرنا ضروری امر ہے لیکن یاد رکھو موثر حقیقی خدا تعالیٰ ہی ہے۔ اسی کے فضل سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔ بیماری کے وقت چاہئے کہ انسان دوا بھی کرے اور دعا بھی کرے۔ بعض وقت اللہ تعالیٰ مناسب حال دوائی بھی بذریعہ الہام یا خواب بتلا دیتا ہے۔ اور اس طرح دعا کرنے والا طبیب علم طب پر ایک بڑا احسان کرتا ہے۔ کئی دفعہ اللہ تعالیٰ ہم کو بعض بیماریوں کے متعلق بذریعہ الہام کے علاج بتلا دیتا ہے یہ اس کا فضل ہے۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 53-54)

اعلان داخلہ مدرستہ الحفظ ربوہ

مدرستہ الحفظ طلباء میں داخلہ برائے سال 2003ء کیلئے درخواست ارسال کرنے کی آخری تاریخ 10-اپریل 2003ء ہے۔ والدین درخواست سادہ کاغذ پر ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ ارسال کریں۔

1- نام۔ ولدیت۔ تاریخ پیدائش۔ ایڈریس مع ٹیلی فون

2- برتھ سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی (انٹرویو کے وقت اصل سرٹیفکیٹ ہمراہ لانا ضروری ہے)

3- پرائمری پاس سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی (انٹرویو کے موقع پر اصل سرٹیفکیٹ ہمراہ لانا لازمی ہے)

4- درخواست پر صدر جماعت / امیر جماعت کی تصدیق لازمی ہے۔

''اہلیت''

1- امیدوار کیلئے ضروری ہے کہ داخلہ کے وقت اس کی عمر گیارہ سال سے زائد نہ ہو۔

2- امیدوار پرائمری پاس ہو۔

3- امیدوار نے قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ مکمل پڑھا ہو۔

''انٹرویو''

☆ ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 19-اپریل 2003ء بروز ہفتہ صبح 8:00 بجے بمقام مدرستہ الحفظ

☆ بیرون ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 20-اپریل بروز اتوار صبح 8:00 بجے مدرستہ الحفظ میں ہوگا۔

عارضی لسٹ اور تدریس

کامیاب امیدواران کی عارضی لسٹ مورخہ 22-اپریل 2003ء بروز منگل صبح 8:00 بجے مدرستہ الحفظ اور نظارت تعلیم کے نوٹس بورڈ پر آویزاں کر دی جائے گی تدریس کا آغاز مورخہ 26 اپریل بروز ہفتہ سے ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

نوٹ: حتمی داخلہ ایک ماہ کی تدریسی کارکردگی پر دیا جائے گا۔

ایڈریس: ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ
پوسٹ کوڈ نمبر 35460 فون 04524-212473

(نظارت تعلیم)

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1972ء

جنوری — مجلس نصرت جہاں کے تحت نائیجیریا میں پہلے ہیلتھ سنٹر کا قیام۔

15,16 فروری — کیرالہ بھارت میں سالانہ صوبائی کانفرنس۔

20 تا 22 فروری — گزشتہ سال کا موخر جلسہ سالانہ قادیان۔

یکم مارچ — اہل ربوہ کے لئے کھیلوں اور جسمانی ورزش کا انتظام کرنے کے لئے حضور نے مجلس صحت کے قیام کا اعلان فرمایا۔

27 مارچ — حضور نے جامعہ نصرت ربوہ کے سائنس بلاک کا افتتاح فرمایا۔

31 مارچ — حضور نے بیت اقصیٰ ربوہ کا افتتاح فرمایا۔

17 اپریل — چین کے سفیر چانگ تنگ کی ربوہ میں آمد اور حضور سے ملاقات۔

6 مئی — بیت محمود فجی کا افتتاح ہوا۔

12 مئی — حضور کے ارشاد پر ربوہ میں سیر کا مقابلہ منعقد ہوا۔

23 مئی — موسیٰ بنی مائنز بھارت میں سالانہ صوبائی کانفرنس کا انعقاد۔

یکم جون — لدھیانہ بھارت میں دارالبیعت پر قانونی حق ملکیت کی کارروائی عمل میں آئی۔

17 جون — کیرنگ بھارت میں سالانہ صوبائی کانفرنس۔

7 جولائی — حضور نے 5 سالہ پروگرام کے تحت قرآن کریم کے تراجم کی 10 لاکھ کی تعداد میں اشاعت کے منصوبے کا اعلان فرمایا۔

26,27 جولائی — سرینگر کشمیر میں سالانہ صوبائی کانفرنس۔

یکم ستمبر — حکومت پاکستان نے دیگر اداروں کے ساتھ جماعت کے تعلیمی ادارے بھی قومی تحویل میں لے لئے۔

ستمبر — غانا میں چوتھے سیکنڈری سکول کا قیام۔

ستمبر — امریکہ میں پہلی مجلس شوریٰ کا انعقاد۔

یکم، 2 اکتوبر — مجلس خدام الاحمدیہ نائیجیریا کا پہلا سالانہ اجتماع۔

5 تا 7 اکتوبر — اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ حضور نے خدام کیلئے رومال کا نمونہ مقرر فرمایا

17 تا 19 نومبر — لجنہ اماء اللہ کا 15 واں سالانہ اجتماع اور قیام لجنہ پر جشن پنجاہ سالہ کا انعقاد۔ مجلہ شائع ہوا۔

18 نومبر — حضور کی خدمت میں لجنہ کی طرف سے 2 لاکھ روپے اشاعت قرآن کے لئے پیش کئے گئے۔

9,10 دسمبر — ربوہ میں پہلے گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ کا انعقاد۔

26 تا 28 دسمبر — جلسہ سالانہ ربوہ۔ حاضری سوا لاکھ کے قریب تھی۔

دسمبر — حضرت مسیح موعود کی تفسیر آل عمران ونساء کی اشاعت۔

متفرق

— جلسہ سالانہ پر مہمانوں کے قیام کے لئے حضور نے بیرکس تعمیر کرنے کی تحریک فرمائی۔

— حضور نے ادارہ طباعت واشاعت قرآن عظیم قائم فرمایا۔

— سینٹ لوئیس امریکہ میں مشن ہاؤس کا قیام

— جرمنی سے رسالہ "النور" کا اجراء۔ 1974ء میں بند ہوگیا۔

— فرینکفرٹ جرمنی میں پہلی مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام۔ پہلے قائد مجلس عبدالرؤف خان صاحب تھے۔ خدام کی تعداد 15 تھی۔

— جلسہ سالانہ قادیان۔ حاضری 3190 تھی۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر (نمبر 245)

انشاء پردازی کے دوران روحانی وآسمانی تجربات

اللہ جلشانہ نے امام الزماں بانی سلسلہ احمدیہ کو خاص طور پر انشاء پردازی کے وقت اعجاز نمائی کی قوت وشوکت عطا فرمائی چنانچہ حضور اپنے قلم مبارک سے اس کی روح پرور تفصیل پر روشنی ڈالتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"جب میں عربی میں یا اردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے اور ہمیشہ میری تحریر گو عربی ہو یا اردو یا فارسی دو حصہ پر منقسم ہوتی ہے۔

1۔ ایک تو یہ کہ بڑی سہولت سے سلسلہ الفاظ اور معانی کا میرے سامنے آتا جاتا ہے اور میں اس کو لکھتا جاتا ہوں اور گو اس تحریر میں مجھے کوئی مشقت اٹھانی نہیں پڑتی مگر دراصل وہ سلسلہ میری دماغی طاقت سے کچھ زیادہ نہیں ہوتا یعنی الفاظ اور معانی ایسے ہوتے ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ کی ایک خاص رنگ میں تائید نہ ہوتی تب بھی اس کے فضل کے ساتھ ممکن تھا کہ اس کی معمولی تائید کی برکت سے جو لازمہ فطرت خواص انسانی ہے کسی قدر مشقت اٹھا کر اور بہت سا وقت لے کر ان مضامین کو میں لکھ سکتا۔ واللہ اعلم۔

2۔ دوسرا حصہ میری تحریر کا محض خارق عادت کے طور پر ہے اور وہ یہ ہے کہ جب میں مثلاً ایک عربی عبارت لکھتا ہوں اور سلسلہ عبارت میں بعض ایسے الفاظ کی حاجت پڑتی ہے کہ وہ مجھے معلوم نہیں ہیں تب ان کی نسبت خدا تعالیٰ کی وحی رہنمائی کرتی ہے اور وہ لفظ وحی متلو کی طرح روح القدس میرے دل میں ڈالتا ہے اور زبان پر جاری کرتا ہے اور اس وقت میں اپنی حس سے غائب ہوتا ہوں۔ مثلاً عربی عبارت کے سلسلہ تحریر میں مجھے ایک لفظ کی ضرورت پڑی جو ٹھیک ٹھیک بسیاری عیال کا ترجمہ ہے اور وہ مجھے معلوم نہیں اور سلسلہ عبارت اس کا محتاج ہے تو فی الفور دل میں وحی متلو کی طرح لفظ **ضَفَف** ڈالا گیا جس کے معنے ہیں بسیاری عیال۔ یا مثلاً سلسلہ تحریر میں مجھے ایسے لفظ کی ضرورت ہوئی جس کے معنی ہیں غم وغصہ سے چپ ہو جانا اور مجھے وہ لفظ معلوم نہیں تو فی الفور دل پر وحی ہوئی کہ **وجوم**۔ ایسا ہی عربی فقرات کا حال ہے۔ عربی تحریروں کے وقت میں صدہا بنے بنائے فقرات وحی متلو کی طرح دل پر وارد ہوتے ہیں اور یا یہ کہ کوئی فرشتہ ایک کاغذ پر لکھے ہوئے وہ فقرات دکھا دیتا ہے اور بعض فقرات (کلام الٰہی) ہوتے ہیں یا ان کے مشابہ کچھ تھوڑے تصرف سے۔ اور بعض اوقات کچھ مدت کے بعد پتہ لگتا ہے کہ فلاں عربی فقرہ جو خدائے تعالیٰ کی طرف سے بزنگ وحی متلو القاء ہوا تھا وہ فلاں کتاب میں موجود ہے چونکہ ہر ایک چیز کا خدا مالک ہے اس لئے وہ یہ بھی اختیار رکھتا ہے کہ کوئی عمدہ فقرہ کسی کتاب کا یا کوئی عمدہ شعر کسی دیوان کا بطور وحی میرے دل پر نازل کرے۔ یہ تو زبان عربی کے متعلق بیان ہے مگر اس سے زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے کہ بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ جیسا کہ براہین احمدیہ میں کچھ نمونہ ان کا لکھا گیا ہے اور مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ یہی عادت اللہ میرے ساتھ ہے اور یہ نشانوں کی قسم میں سے ایک نشان ہے جو مجھے دیا گیا ہے"۔

(نزول المسیح صفحہ 56-57 اشاعت اگست 1909ء)

قرآن شریف کا باریک نقشہ

حضرت مسیح موعود کی قرآنی بصیرت کا ایک دلکش نمونہ:

سورۃ الفاتحہ پر جو قرآن شریف کا باریک نقشہ ہے اور ام الکتاب بھی جس کا نام ہے خوب غور کرو کہ اس میں اجمال کے ساتھ قرآن کریم کے تمام معارف درج ہیں:-

(الحکم 31/اگست 1901ء صفحہ 1)

نیز فرمایا:-

"سورۃ فاتحہ تو ایک معجزہ ہے اس میں امر بھی ہے نہی بھی ہے پیشگوئیاں بھی ہیں۔ قرآن شریف تو ایک بہت بڑا سمندر ہے کوئی بات اگر نکالنی ہو تو چاہئے کہ سورۃ فاتحہ میں بہت غور کرے کیونکہ یہ ام الکتاب ہے اس کے بطن سے قرآن کریم کے مضامین نکلتے ہیں"

(الحکم 10 فروری 1901ء صفحہ 12)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

حضرت خلیفة المسیح الثانی کی

مجلس عرفان

فرمودہ 20 دسمبر 1944ء

ظہار اور قسم توڑنے کا کفارہ

سوال:- کفارہ ظہار کے احکام میں تحریر رقبہ کو پہلے نمبر پر رکھا گیا ہے اور کفارہ یمین میں تحریر رقبہ کو تیسرے نمبر پر رکھا گیا ہے نیز کفارہ ظہار میں اطعام مساکین کا حکم صیام کے حکم کے بعد رکھا گیا ہے اور کفارہ یمین میں صیام کا حکم اطعام کسوۃ۔ اور تحریر رقبۃ کے حکم کے بعد رکھا ہے۔ پھر کفارہ یمین میں اطعام کے بعد کسوۃ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور کفارہ ظہار میں یہ مذکور نہیں۔ پھر قبل ان یتمآ سا کے الفاظ کفارۂ ظہار میں دو دفعہ صرف تحریر رقبۃ اور صیام کے ساتھ آئے ہیں۔ لیکن اطعام کے ساتھ اس کا ذکر نہیں۔ پھر کفارہ ظہار کی پہلی آیت ذالکم توعظون بہ میں اشارہ کرکے لئے جمع کا صیغہ استعمال کیا ہے۔ اور دوسری آیت ذالک لتومنوا باللّٰہ میں اشارہ کے لئے مفرد کا صیغہ استعمال کیا ہے۔ پھر کفارہ ظہار میں شہرین متتابعین فرمایا ہے کہ ساٹھ روزے متواتر رکھے۔ مگر کفارہ یمین میں متواتر کی شرط نہیں رکھی۔

جواب:- اس میں باقی شقیں تو صرف تصوف کا رنگ رکھتی ہیں۔ دراصل جو بڑا سوال ہے وہ صرف یہی ہے کہ کفارہ ظہار میں تحریر رقبۃ کی سزا کو پہلے رکھا ہے اور باقی سزائیں یعنی صیام اور اطعام مساکین کو بعد میں رکھا ہے۔ اور کفارہ یمین میں پہلے اطعام کو رکھا ہے۔ اور پھر کسوۃ کو رکھا ہے اور تحریر رقبۃ کا تیسرے نمبر پر ذکر ہے۔ اور پھر اس کے بعد روزوں کا ذکر کیا ہے۔ غرض کفارہ ظہار میں پہلے تحریر رقبۃ۔ اس کے بعد روزے اور اس کے بعد کھانا اور کفارہ یمین میں پہلے کھانا، پھر لباس، پھر غلام آزاد کرنا اور پھر روزے رکھے گئے ہیں۔ یعنی ایک تو ان سزاؤں کی ترتیب میں فرق ہے اور پھر ان سزاؤں میں بھی بعض میں اختلاف ہے۔ اور بعض مطابق ہیں یعنی تحریر رقبۃ تو دونوں جگہ ہے لیکن وہاں کفارہ ظہار میں شہرین متتابعین یعنی متواتر ساٹھ روزوں کا ذکر ہے اور یہاں کفارہ یمین میں تین روزوں کا ذکر ہے۔ اور اس کے ساتھ متتابعین کا لفظ نہیں۔ اگر روزے تحریر رقبہ کا قائم مقام ہیں تو کفارہ ظہار میں ساٹھ اور کفارہ یمین میں تین کیوں ہیں۔ اور پھر وہاں یہ ذکر ہے کہ متواتر رکھے اور یہاں متواتر کا ذکر نہیں۔ اسی طرح کفارہ ظہار میں ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانے کا ذکر ہے۔ اور اس کے بالمقابل کفارہ یمین میں دس مساکین کو کھانا کھلانا رکھا ہے۔ پھر کفارہ یمین میں اطعام کا قائمقام کسوۃ کو رکھا ہے۔ مگر کفارہ ظہار میں اس کا ذکر نہیں۔ اس کے متعلق یاد رکھنا چاہئے کہ جرائم کی سزا جرم کے مختلف پہلوؤں کو مدنظر رکھ کر ہوا کرتی ہے۔ اور سزا کی ترتیب بھی اسی لحاظ سے ہوتی ہے۔

مثلاً بعض دفعہ جرم کی اہمیت زیادہ ہوتی ہے اور بعض جگہ جرم کی اہمیت کم ہوتی ہے۔ جہاں جرم کی اہمیت زیادہ ہوگی وہاں اس جرم کی سزا بھی زیادہ ہوگی۔ اور جہاں جرم کی اہمیت کم ہوگی وہاں اس کی سزا بھی کم ہوگی۔ جہاں تک بنی نوع انسان کے حقوق کا تعلق ہے۔ وہاں شریعت نے اس امر کو مدنظر رکھا ہے کہ جہاں نقصان زیادہ ہو۔ وہاں اس جرم کی سزا بھی زیادہ رکھی ہے اور جہاں نقصان کم ہو وہاں اس کی سزا بھی کم رکھی ہے اور جو جرائم ایسے ہوں جن کا درحقیقت انسانوں سے تعلق نہیں بلکہ اخلاق کے ساتھ تعلق ہے ان کی سزا میں شریعت نے اس نقطہ نگاہ کو مدنظر رکھا ہے۔ کہ اس کے لئے ایسی سزا تجویز کی جائے۔ جو اخلاق کی نگہداشت کرنے والی ہو اب بظاہر تو ظہار کا تعلق بندوں سے معلوم ہوتا ہے لیکن دراصل اس کا تعلق اخلاق سے ہوتا ہے بندوں سے نہیں۔ ظہار یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی بیوی کو کہدے کہ تو میری ماں کی طرح ہے۔ یا یہ کہدے کہ تو میری ماں ہے۔ اگر اس جرم کا تعلق بندوں سے ہوتا ہے تو پھر چاہئے تھا کہ تمام انسان اس کو برا مناتے مگر تمام انسان اس کو برا نہیں مناتے۔

حضرت خلیفہ اول ایک دفعہ ایک سکھ کو سمجھا رہے تھے کہ بیوی کو پیار میں آ کر بعض لوگ جو ماں کہہ دیتے ہیں اس طرح نہیں کہنا چاہئے یہ بہت بری بات ہے۔ تو وہ سکھ کہنے لگا۔ اس میں کیا حرج ہے۔ ماں کا رشتہ محبت کا ہوتا ہے۔ اس لئے اگر اپنی محبت کے اظہار کیلئے بیوی کو ماں کہہ لیا جائے تو وہ ماں تھوڑے بن جاتی ہے۔ اسی طرح انگریزوں میں تو یہ عام رواج ہے کہ وہ خصوصیت سے بیوی کے متعلق ماں ہی کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ بیوی کو بلانا ہو تو کہتے ہیں مدر ادھر آؤ۔ ان سے اگر پوچھا جائے کہ ایسا کیوں کہتے ہو تو جواب دیتے ہیں کہ بچے نے جو سیکھنا ہے بچہ چونکہ ہماری نقل کرتا ہے۔ اگر ہم مدر، مدر نہ کہیں تو بچہ کس طرح مدر کہے گا۔ اس لئے ہم بیوی کو مدر کہتے ہیں تا کہ بچے کو بھی مدر کہنے کی عادت پڑے۔

غرض بعض قوموں کا نقطہ نگاہ یہ ہے کہ ان کی عورتیں بجائے اس کے کہ جب ان کے خاوندان کو ماں کہیں تو وہ اس کے خلاف پروٹسٹ کریں اور اپنے حقوق کی خاطر خاوندوں پر نالش کریں۔ وہ خوش ہوتی ہیں۔ اور ان میں یہ ایک قسم کا تعیش پایا جاتا ہے کہ جب ان کے خاوندان کو ماں کہیں تو بجائے شکوہ کے وہ اس پر خوشی کا اظہار کرتی ہیں پس معلوم ہوا یہ بیوی کو ماں کہنا ایسا جرم نہیں جس کا تعلق انسانوں سے ہو۔ اور جس سے بنی نوع انسان کے حقوق کا نقصان ہوتا ہو۔ کیونکہ اگر یہ انسانی جرم ہوتا۔ تو چاہئے تھا کہ جس طرح بیوی کو مارنے پر ساری عورتیں کھڑی ہو جاتی ہیں اور شور مچانا شروع کر دیتی ہیں۔ کہ عورتوں پر ظلم ہو گیا ہے اور ان کے حقوق کو پامال کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح جب کسی بیوی کو اس کا خاوند ماں کہہ دے تو ساری عورتیں کھڑی ہو جائیں۔ اور اس کے خلاف پروٹسٹ کرتیں لیکن ایسا نہیں بلکہ بعض عورتیں بجائے ناراضگی کے اس پر خوش ہوتی ہیں اور بجائے برا منانے کے اس کو اچھا سمجھتی ہیں تو معلوم ہوا کہ بیوی کو ماں کہہ دینا ایسا جرم نہیں جو انسانی حقوق کے ساتھ تعلق رکھتا ہو۔ اگر بیوی کو ماں کہہ دینا انسانی حقوق کے خلاف ہوتا تو ہر قوم اس کے خلاف ہوتی۔ اور اس کو برا مناتی مسلمان بھی اس کے خلاف ہوتے اور اس کو برا مناتے یہودی بھی اس کے خلاف ہوتے اور اس کو برا مناتے۔ عیسائی بھی اس کے خلاف ہوتے اور اس کو برا مناتے۔ ہندوستانی بھی اس کے خلاف ہوتے اور اس کو برا مناتے۔ انگریز بھی اس کے خلاف ہوتے اور اس کو برا مناتے۔ امریکن بھی اس کے خلاف ہوتے اور اس کو برا مناتے۔ تمام مذاہب اور تمام قومیں اس کے خلاف پروٹسٹ کرتیں۔ تمام ملکوں میں اس کے خلاف احتجاج ہوتا۔ جس طرح گالی دینا یا مارنا ایسا جرم ہے کہ سب کے سب اس کو برا مناتے ہیں مسلمان بھی برا مناتے ہیں۔ ہندو بھی برا مناتے ہیں۔ یہودی بھی برا مناتے ہیں۔ عیسائی بھی برا مناتے ہیں۔ اور اس کے خلاف احتجاج کرتے ہیں۔ لیکن بیوی کو ماں کہہ دینا نہ صرف یہ کہ بعض قومیں اس پر برا نہیں مناتیں۔ بلکہ اس پر خوش ہوتی ہیں۔ حالانکہ اگر یہ جرم انسانوں کے خلاف ہوتا تو سب کو اس کے خلاف احتجاج کرنا چاہئے تھا پس معلوم ہوا۔ کہ یہ قومی جرم نہیں بلکہ خدائی اور اخلاقی جرم ہے۔ اخلاقی لحاظ سے بعض باتیں بری مشابہت کی وجہ سے جرم بن جاتی ہیں۔ جس طرح یہودی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو راعنا کہتے تھے تو خدا تعالیٰ نے صحابہؓ کو حکم دیا کہ تم راعنا نہ کہا کرو بلکہ انظرنا کہا کرو۔ اب صحابہؓ راعنا کا لفظ بری نیت سے تو نہیں کہتے تھے۔ یہودی یا دوسرے لوگ تو بری نیت سے کہتے تھے۔ مگر صحابہؓ ادب اور احترام سے کہتے تھے۔ مگر باوجود اس کے خدا تعالیٰ نے صحابہؓ کو منع کر دیا کہ بیشک تمہاری نیت بری نہیں۔ بلکہ تم ادب اور احترام سے یہ لفظ کہتے ہو مگر اس لفظ میں چونکہ مشابہت گندی ہے۔ اس لئے ہم تم کو منع کرتے ہیں کہ تم راعنا نہ کہا کرو۔ بلکہ انظرنا کہا کرو اسی طرح بیوی کو ماں کہنے سے منع کرنے کا حکم بھی اخلاق کی حفاظت کے لئے ہے اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس حکم کی خلاف ورزی کرنا قومی جرم نہیں بلکہ ہمارا جرم ہے۔ ہم تمہیں روکتے ہیں کہ تم ایسا نہ کہا کرو۔

اسی وجہ سے فقہا نے ظہار کے متعلق لکھا ہے کہ اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی یعنی جب تک طلاق والے احساسات ظہار کے ساتھ وابستہ نہ ہوں۔ اس وقت تک خالی بیوی کو ماں کہہ دینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔ تو فقہا کا بھی اس طرف خیال گیا ہے کہ ظہار پر سزا خدائی جرم کی وجہ سے ہے۔ پس جب یہ معلوم ہو گیا کہ یہ خدائی جرم ہے تو خدائی جرائم میں شریعت اسلامیہ کا سزا دینے کا طریق یہ ہے کہ جن جرائم کے محرکات اور موجبات زیادہ ہوں ان میں شریعت نے کم سزا رکھی ہے اور جن جرائم کے موجبات اور محرکات کم ہوں ان میں شریعت نے زیادہ سزا رکھی ہے۔ جن جرائم کے موجبات زیادہ ہوں ان میں شریعت نے اس لئے کم سزا رکھی ہے کہ لوگ عام رو میں بہہ جاتے ہیں۔ اور جہاں موجبات کم ہوں۔ ان میں سزا اس لئے زیادہ رکھی ہے کہ جو شخص باوجود بہت کم محرکات ہونے کے بھی اس جرم کا ارتکاب کرتا ہے وہ گویا شریعت کی تضحیک کرتا ہے۔ اب کسی شخص کا اپنی بیوی کو ماں کہہ دینا یا یہ کہہ دینا کہ تو میری ماں کی طرح ہے اس کے کونسے موجبات اور محرکات ہیں جنکی وجہ سے وہ ماں کہتا ہے۔ اگر وہ طلاق دینا چاہتا تھا تو اس کے لئے اور کئی الفاظ موجود تھے اس واضح طریق کو استعمال کرنے کی بجائے وہ ایسا طریق کیوں اختیار کرتا ہے جو بری مشابہت رکھتا ہے۔ فرض کرو اس کی نیت اپنی بیوی کو طلاق دینے کی ہے تو پھر یہ شریفانہ طریق کیوں اختیار نہیں کرتا کہ میں تجھے طلاق دیتا ہوں۔ ایسے الفاظ کیوں استعمال کرتا ہے جن سے خدا تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ پس جب وہ اس واضح طریق کو استعمال کرنے کی بجائے باوجود موجبات اور محرکات کے نہ ہونے کے ایسا طریق اختیار کرتا ہے۔ جس سے شریعت نے روکا ہے تو لازمی بات ہے کہ وہ شریعت کی بے حرمتی کرتا ہے۔

قسم توڑنے کے محرکات زیادہ ہیں

لیکن یمین میں یہ بات نہیں کیونکہ قسم توڑنے کے

محرکات اور موجبات زیادہ ہیں۔ مثلاً ایک دوست اپنے دوست کو مجبور کرتا ہے کہ میرے ساتھ فلاں جگہ چلو اور اس کی وہاں جانے کی بالکل نیت نہیں اور وہ کہہ دیتا ہے کہ خدا کی قسم میں وہاں نہیں جاؤں گا۔ لیکن تھوڑی دیر کے بعد جب اس کا دوست زیادہ اصرار کر کے اپنے ساتھ لے جانے پر مجبور کرتا ہے تو وہ چل پڑتا ہے۔ اور بعض لوگوں میں تو یہ عادت ہوتی ہے کہ بات کرتے وقت پانچ پانچ منٹ کے بعد قسم کھاتے ہیں۔ خدا کی قسم میں یہ کام نہیں کروں گا۔ خدا کی قسم میں وہاں نہیں جاؤں گا عربوں میں میں نے دیکھا ہے کہ قسم کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ ایک ایک سانس میں دو دو تین تین قسمیں کھا جائیں گے۔ ایک شخص کسی دوکاندار کے پاس کوئی چیز خریدنے جاتا ہے اور جب دوکاندار سے اس کی قیمت دریافت کرتا ہے تو وہ کہتا ہے واللہ میں نے یہ چیز پانچ روپے میں خریدی ہے سوا پانچ روپے میں تمہیں دوں گا۔ وہ آگے سے کہتا ہے واللہ یہ غلط ہے میں اتنی قیمت نہیں دونگا اس سے کم کرو۔ اس پر پھر دوکاندار کہتا ہے واللہ پونے پانچ روپے کی میری خرید ہے۔ پانچ روپے میں میں تمہیں دوں گا۔ خریدار کہتا ہے واللہ یہ غلط ہے اور کم کرو۔ اور جب اس طرح جھگڑتے جھگڑتے تھک جاتے ہیں تو دوکاندار کہتا ہے صل علی محمد سچی بات یہ ہے کہ چار روپے میں میں نے خریدی ہے سوا چار روپے میں تمہیں دے دونگا۔ مکہ میں میں نے اپنے کانوں سے عربوں کو اس طرح قسمیں کھاتے سنا ہے۔ تو قسم کا رواج کثرت سے ہے اور لوگوں میں اس کی عام عادت پائی جاتی ہے۔ لیکن اس کے بالمقابل ظہار کا رواج بالکل نہیں کوئی لاکھوں میں سے ایک ہوگا۔ جو یہ کرتا ہوگا۔ پس ایک کا رواج چونکہ کثرت سے ہے اور اس کے محرکات زیادہ ہیں اس لئے اس پر سزا کم رکھی ہے اور دوسری کا رواج بالکل نہیں اور نہ ہی اس کے کوئی محرکات ہیں اس لئے اس پر سزا زیادہ رکھی ہے۔ پس ان دونوں کی سزا میں فرق ہونے کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ جہاں......... جرم کی کثرت ہے یعنی اس کا عام رواج ہے وہاں سزا کم رکھی ہے۔ اور جہاں جرم کی قلت ہے یعنی کبھی کبھار ہونے والا جرم ہے۔ وہاں سزا زیادہ رکھی ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ ایک جرم ایسا ہے کہ اس کے محرکات اور موجبات زیادہ ہیں۔ اور دوسرا جرم ایسا ہے کہ اس کے محرکات اور موجبات ہوتے ہی نہیں۔ اگر ایک شخص اپنی بیوی کو ماں کہہ دیتا ہے تو اس کو کونسی مجبوری پیش آ گئی تھی جس کی وجہ سے وہ اسے ماں کہنے پر مجبور ہو گیا تھا۔ اگر اس کا ارادہ طلاق دینے کا تھا۔ تو اس کے لئے اور الفاظ موجود تھے۔ اور اگر وہ محبت کے اظہار کے لئے کہتا ہے تو کیا محبت کے اظہار کے لئے یہی لفظ رہ گئے ہیں۔ محبت کے اظہار کے لئے اور کئی طریق ہیں یہ ان طریقوں پر عمل کیوں نہیں کرتا۔ پس اس قسم کے موجبات کثرت سے پائے جاتے ہیں جن کا مقابلہ کمزور طبیعت والے لوگ نہیں کر سکتے اور عام رو میں بہہ جاتے ہیں ایک شخص قسم کھاتا ہے کہ میں فلاں جگہ نہیں جاؤں گا۔ مگر اس کے دوست اسے وہاں لے جانے پر اصرار کرتے ہیں اور مجبور کر کے وہاں لے جاتے ہیں۔ لیکن بیوی کو ماں کہنے کے کونسے محرکات ہیں اور اسے کون مجبور کرتا ہے کہ مہربانی کر کے ضرور اپنی بیوی کو ماں کہہ ڈالو۔

سزاؤں کی ترتیب میں فرق کیوں ہے

اس سوال کا دوسرا حصہ یہ ہے کہ سزاؤں کی ترتیب میں فرق کیوں ہے یعنی کفارہ ظہار میں تحریر رقبہ کو پہلے نمبر پر رکھا ہے اور دوسری سزاؤں یعنی صیام اور اطعام کو بعد میں رکھا ہے۔ لیکن کفارہ یمین میں اطعام اور کسوۃ کو پہلے رکھا ہے۔ اور تحریر رقبہ کا ذکر تیسرے نمبر پر کیا ہے۔ یہ سوال بھی اسی حکمت کے ماتحت جو میں ابھی بیان کر چکا ہوں حل ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ ظہار کا نہ تو رواج ہے اور نہ ہی اس کے محرکات ہیں پھر بھی اگر کوئی شخص یہ جرم کرتا ہے تو ضروری ہے کہ اس جرم پر اسے سخت سزا دی جائے اس لئے تمام سزاؤں میں سے جو سزا زیادہ سخت تھی اس کو پہلے نمبر پر رکھا۔ پھر سزا دینے میں عام قاعدہ یہی ہے کہ پہلی دفعہ جرم کرنے پر نرمی کی جاتی ہے۔ اس لئے تحریر رقبہ کے بعد دوسری سزاؤں کو رکھا کہ اگر تحریر رقبہ نہ کر سکو تو پھر دو ماہ کے روزے رکھو۔ اور اگر یہ بھی نہ کر سکو تو پھر ساٹھ مساکین کو کھانا کھلاؤ یعنی سزا کو اوپر سے نیچے کی طرف چلایا ہے لیکن کفارہ یمین میں اس کے الٹ رکھا ہے یہاں سزا کو نیچے سے اوپر کی طرف چلایا گیا ہے۔ یعنی اگر قسم توڑو تو دس مساکین کو کھانا کھلا کر اس کا کفارہ ادا کرو۔ اور اگر پھر بھی تمہاری یہ عادت نہیں جاتی تو دس مساکین کے لئے لباس دو اور اگر اس پر بھی تمہاری اصلاح نہیں ہوتی تو پھر ایک غلام آزاد کرو۔ اسی لئے یہاں کفارہ یمین میں او کسوتھم او تحریر رقبۃ کہہ کر او کیساتھ سزاؤں کا ذکر کیا ہے کہ یہ شخص خود دیکھے کہ اگر دس مساکین کو کھانا کھلانے سے بھی اس کی عادت دور نہیں ہوتی اور وہ پھر بھی قسم توڑ دیتا ہے تو پھر دس مساکین کو لباس دے اور اگر وہ پھر بھی قسم توڑنے سے باز نہیں رہتا اور اس کی اصلاح نہیں ہوتی تو پھر ایک غلام آزاد کرے۔ یعنی اگر تھوڑی سزا سے اس کی اصلاح نہیں ہوتی مثلاً مالدار شخص ہے دس مساکین کو کھانا کھلانا اس کیلئے کوئی بڑی بات نہیں اور وہ پھر بھی جرم کرتا ہے تو اب اس سزا کو بڑھا دے اور دس مساکین کو لباس پہنائے۔ اگر اس پر بھی اس کی اصلاح نہیں ہوتی تو سزا کو اور بڑھا دے اور ایک غلام آزاد کرے۔ اسی لئے اوکسوتھم او تحریر رقبۃ کہہ کر سزاؤں کا ذکر او کے ساتھ کیا ہے۔ لیکن کفارہ ظہار میں سزاؤں کو اوپر سے نیچے کی طرف چلایا گیا ہے اس لئے یہاں او نہیں فرمایا۔

اصل سزا تو تحریر رقبہ ہی ہے لیکن جس کو استطاعت نہ ہو وہ روزے رکھے اور جو اس کی بھی طاقت نہ رکھے وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے۔ گویا جو اصل سزا تھی اس کو پہلے رکھا اور دوسری سزائیں جو عدم استطاعت کی وجہ سے ہیں ان کو بعد میں رکھا اور کفارہ یمین میں بھی جو اصل سزا تھی یعنی دس مسکینوں کو کھانا کھلانا اس کو پہلے رکھا ہے اور دوسری سزائیں جو زیادہ استطاعت رکھنے کی صورت میں ہیں۔ ان کو بعد میں رکھا ہے کہ اگر دس مساکین کو کھانا کھلانے سے اصلاح نہیں ہوتی تو سزا کو اور اونچا کر دو۔ اور دس مساکین کو لباس پہناؤ۔ اگر اس سے بھی اصلاح نہیں ہوتی تو سزا کو اور اونچا کر دو اور ایک غلام آزاد کرو۔ اس لئے یہاں فمن لم یجد فمن لم یستطع کے الفاظ استعمال نہیں فرمائے بلکہ او کا لفظ رکھ کر اس شخص پر چھوڑا ہے۔ کہ کھڑا ہے تمہاری اصلاح نہیں ہوتی تو سزا کو زیادہ کرتے جاؤ۔ مگر جو اصل سزا تھی اس کا ذکر پہلے نمبر پر کر دیا۔ کفارہ ظہار میں اصل سزا غلام آزاد کرنا ہے۔ اس لئے اس کو پہلے نمبر پر رکھا۔ اور دوسری سزائیں جو عدم استطاعت کی وجہ سے ہیں ان کا ذکر بعد میں کیا۔

سوال:- کفارۂ ظہار میں تحریر رقبۃ کا قائمقام شہرین متتابعین بیان کیا ہے۔ اور کفارۂ یمین میں تحریر رقبہ کا قائم مقام فصیام ثلاثۃ ایام بیان ہوا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب:- کفارۂ یمین میں فصیام ثلاثۃ ایام (تین دن کے روزے) تحریر رقبہ (غلام آزاد کرنا) کا قائمقام نہیں بلکہ فصیام ثلاثۃ ایام (تین دن کے روزے) اطعام عشرۃ مساکین (دس مساکین کو کھانا کھلانے) کا قائمقام ہے اور یہ عدم استطاعت کی وجہ سے ہے یعنی او کہہ کر تو یہ بتانا مقصود تھا کہ اگر دس مساکین کو کھانا کھلانے سے اصلاح نہیں ہوتی تو پھر دس مساکین کو لباس پہنائے اور اگر اس سے بھی اصلاح نہیں ہوتی تو پھر ایک غلام آزاد کرے۔ یعنی سزا کو اونچا کرتا چلا جائے۔ لیکن اس کے بعد اوصیام ثلاثۃ ایام نہیں فرمایا کہ صیام تحریر رقبہ کا قائمقام ہیں بلکہ (۔) فرمایا ہے کہ جسے دس مساکین کو کھانا کھلانے کی توفیق نہ ہو۔ وہ تین دن کے روزے رکھے۔

(روزنامہ الفضل 26 جون 1960ء)

رپورٹ: تمثیلہ اعجاز - جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ فرانس

لجنہ اماء اللہ فرانس کا 16واں سالانہ اجتماع

محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان سے امسال لجنہ اماء اللہ فرانس کا سولہواں سالانہ اجتماع مورخہ 13، 14 رجولائی 2002ء بروز ہفتہ، اتوار بیت السلام سینٹ پری میں منعقد ہوا۔

پہلا روز 13 رجولائی بروز ہفتہ

افتتاحی اجلاس کی کارروائی کا آغاز صبح سوا دس بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد ایک حدیث پیش کی گئی اور پھر منظوم کلام حضرت مسیح موعود سے چند اشعار پیش کئے گئے- تلاوت، حدیث اور نظم کا ساتھ کے ساتھ فرنچ ترجمہ بھی پیش کیا گیا- اس اجلاس کی صدارت محترمہ نسیم دلانوا صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ فرانس نے کی- بعد ازاں مردانہ ہال سے محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ فرانس نے لجنہ سے خطاب کیا- اور دعا کروائی-

امیر صاحب کے خطاب کے بعد صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ فرانس نے خطاب کیا جس میں آپ نے رپورٹ کارکردگی لجنہ اماء اللہ ماہ اکتوبر 2001ء تا جون 2002ء پیش کی- نیز لجنہ اماء اللہ کے سولہویں سالانہ اجتماع کی کامیابی کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا- صدر صاحبہ کے خطاب کے بعد علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا-

پہلے دن کے دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز بھی تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کا فرنچ ترجمہ بھی پیش کیا گیا اور پھر کلام محمود سے ایک نظم اور اس کا فرنچ ترجمہ پیش کیا گیا- جس کے بعد مقابلہ نظم خوانی، مقابلہ اردو تقاریر اور ورزشی مقابلہ جات کا آغاز ہوا- مقابلہ نظم خوانی میں حصہ لینے والی ممبرات کے لئے ضروری تھا کہ وہ احمدی شعراء کے کلام سے چار اشعار منتخب کریں-

ورزشی مقابلہ جات میں مقابلہ دوڑ، میوزیکل چیئرز، پارسل گیم، اشیاء سے بھری ٹوکری اٹھا کر وزن کا اندازہ کرنا، اشیاء کی قیمت کا اندازہ یورو میں لگانا، صحت کے متعلق کوئز، مقابلہ رسہ کشی، مقابلہ ذہنی آزمائش وغیرہ شامل تھے-

اجتماع کا دوسرا روز

صبح ساڑھے دس بجے اجتماع کا تیسرا اجلاس تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا جس کا فرنچ ترجمہ بھی پیش کیا گیا- بعد ازاں ایک حدیث فرنچ ترجمہ کے ساتھ پیش کی گئی اور پھر درثمین سے منظوم کلام حضرت مسیح موعود کے چند اشعار اور ان کا فرنچ ترجمہ پیش کیا گیا- جس کے بعد چند مقابلہ جات کروائے گئے- جن میں مقابلہ تقاریر فرنچ زبان میں بیت بازی اور فی البدیہہ تقاریر شامل ہیں-

اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز ساڑھے تین بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد نظم پیش کی

باقی صفحہ 6 پر

کہنہ مشق صحافی، مخلص دوست، سادگی پسند اور ہمدرد وجود

مکرم یوسف سہیل شوق صاحب سے وابستہ یادیں

مرزا خلیل احمد قمر صاحب

1968ء کی بات ہے کہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایک مشاعرہ تھا جس میں ایک "مختصر" سے شاعر نے ایک طویل نظم سنائی جس کا آخری مصرع یوں تھا "دیکھو میرے الجھے بال" اور جس انداز سے اس نے اپنے ہاتھ سے لمبے بالوں کو جنبش دی سارا ہال اس کی طرف دیکھنے لگا۔ اس کا انداز بڑا ہی دل کو لبھانے والا تھا۔ مشاعرے کے بعد شاعر سے ملا اس کی نظم کے بارے میں بات ہوئی شاعر نے غور سے نظم سننے اور اس پر کی گئی تنقید سے متاثر ہو کر وہ نظم اپنے دستخطوں کے ساتھ مرحمت فرمائی۔ یہ تھے جناب یوسف سہیل شوق۔

سہیل صاحب نے اپنی تعلیم کا آغاز راولپنڈی سے کیا کالج تعلیم کی ابتداء تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے کی۔ انہوں نے اپنی تعلیم پاکستان کے مختلف شہروں کی سیر کرتے ہوئے مکمل کی کیونکہ ان کے والد ڈاکٹر سید محمد جی صاحب محکمہ صحت کے ملازم تھے جو بعد میں ڈپٹی ڈائریکٹر ہیلتھ ہو گئے تھے جہاں جہاں والد صاحب کی تبدیلی ہوتی رہی سہیل صاحب ان شہروں کی سیر کرتے ہوئے اپنی تعلیم کی تکمیل میں سرگرداں رہے۔ آپ نے لاہور سے ایم اے جرنلزم کیا اور احمدیہ ایسوسی ایشن کے سرگرم رکن رہے۔ ایک دوبار جمعیت کے طلباء سے مار بھی کھائی مگر اس شیر دل جوان نے اپنے کام سے سرمو انحراف کرنا پسند نہ کیا۔

پورے جوش و خروش سے احمدیہ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کے کاموں میں مگن رہا۔ ایک وصف اس میں نمایاں تھا کہ وہ اپنے اساتذہ کی آنکھ کا تارا ضرور بن جاتا تھا۔ تعلیم الاسلام کالج میں پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب سے اس کے تعلقات بہت اچھے رہے اسی طرح جرنلزم کے اساتذہ میں سے جناب ڈاکٹر مہدی حسن صاحب جو اس وقت صدر شعبہ صحافت تھے سہیل صاحب پر خاص شفقت فرمایا کرتے تھے۔ کالج کی تعلیم کے دوران سہیل صاحب اپنے دوستوں میں بہت مقبول تھے۔ اور بعض دوست پوچھا کرتے تھے کہ یار تیرے پاس کیا گیدڑ سنگی ہے جو ہر کوئی تیرا دوست بن جاتا ہے۔

1970ء کے آغاز میں خاکسار نے وقف جدید میں خدمت کا آغاز کیا تھا۔ اور حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابع) احمدیہ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کے نگران تھے۔ اس لئے ایسوسی ایشن کے عہدیداروں کا دفتر میں آنا جانا لگا رہتا تھا۔ لاہور کی ایسوسی ایشن کی شاخ زیادہ فعال تھی کیونکہ کالجوں کی کثیر تعداد کی وجہ سے احمدی طلباء وہاں تعلیم پاتے تھے۔ اس لئے سہیل صاحب کا حضرت میاں صاحب سے خوب رابطہ تھا۔ جب ربوہ آتے تو حضرت میاں صاحب سے مل کر ضرور جاتے۔ اس طرح ہمارے پرانے روابط کو مضبوط رکھنے کا موقعہ ملتا رہتا۔ خاکسار جب لاہور جاتا تو ان سے مل کر آتا۔ وہ اپنے دوستوں سے ملواتے جس کسی کو کام ہوتا۔ سہیل صاحب اس کے ساتھ جانے کو ہمہ تن تیار بیٹھے ہوتے۔ بعض اوقات اپنا حرج کر کے بھی وہ کسی کے ساتھ چلے جاتے۔ یہ عادت ان کی ساری عمر رہی انکار ان کے بس میں نہ تھا۔

سہیل صاحب کے اپنی تعلیم کے دوران ثاقب زیروی صاحب کے ساتھ تعلقات قائم ہوئے جو مسلسل بڑھتے رہے اور ایک طرح سے میرے تعلقات بننے کا موجب بھی ہوئے۔ تعلیم کے دوران اور کچھ عرصہ آپ نے لاہور کے مختلف رسائل میں کام کیا ہفت روزہ لاہور میں بھی لکھتے رہے جس سے ثاقب صاحب مرحوم ان کے صحافتی مستقبل سے بہت پر امید تھے۔ کہا کرتے تھے کہ اس کو جس موضوع پر لکھنے کو کہا ہے نہایت ذمہ داری سے نبھایا ہے۔ ثاقب صاحب کے بیرون ملک اور بیماری کے دوران آپ کو ہفت روزہ لاہور کی ادارت کا موقعہ ملتا رہا۔

آپ راولپنڈی کے اخبار تعمیر میں کچھ عرصہ کام کرتے رہے اس دوران سابق وزیر اعظم بھٹو کی سزائے موت کے خلاف اپیل سپریم کورٹ میں زیر سماعت تھی۔ موصوف ہر وقت عدالت میں موجود ہوتے اور ایسی مکمل رپورٹنگ کرتے کہ جلد ہی رپورٹنگ کے لئے آنے والے مختلف اخبارات کے نمائندوں سے تعلقات استوار ہو گئے اور وہ بھی آپ کی رپورٹنگ کے معترف تھے بعد میں وہ تو سہیل صاحب کی رپورٹنگ کی فوٹو کاپی پر گزارہ کرنے لگے تھے۔ اسی دوران سہیل صاحب کی کئی لیڈروں کے ساتھ شناسائی ہوئی۔

ان کی الفضل میں تقرری ہو جانے کے بعد ہمارا خاصا وقت اکٹھا گزرنے لگا۔ انہوں نے دارالنصر غربی میں جدید پریس کے کوارٹرز میں رہائش اختیار کر لی۔ اس طرح محلہ داری ہو گئی نمازوں میں اکٹھے ہوتے بیت الذکر سے اکٹھے نکلتے اور محترم ڈاکٹر نصیر احمد خاں صاحب مرحوم کے مکان کے پاس سے الگ ہو جاتے۔ جناب مسعود احمد دہلوی صاحب ایڈیٹر الفضل سے جان پہچان تو پہلے ہی تھی سہیل صاحب کے آجانے سے ان کی شفقتوں کے مورد بننے لگے۔

الفضل میں آنے کے بعد جماعتی کتب اور لٹریچر کا بہت مطالعہ کیا تا کہ الفضل کے مزاج سے ہم آہنگ ہو جائیں۔ سلسلہ احمدیہ کی کتب اور تاریخ کے مطالعہ کا نتیجہ ان کے سلسلہ مضامین کی صورت میں قارئین الفضل کے سامنے آیا۔ جو "تاریخ احمدیت کا ایک ورق" کے عنوان سے شائع ہوا۔ ان کی خواہش تھی ایک سو واقعات مکمل کر کے کتابی صورت دے دی جائے۔

سہیل صاحب کی ایک خوبی جو بہت نمایاں تھی کہ انہوں نے بہت سے نوجوانوں کو مضمون نگاری کی طرف مائل کیا بلکہ بعض اوقات بیرونی ممالک سے آنے والے مربیان کو بھی اپنے واقعات اور ان ممالک کی معلومات پر مشتمل مضمون لکھنے کی ترغیب دلاتے رہتے۔

نوآموز مضمون نگاروں کے مضامین کی اصلاح کرتے ان کو دوبارہ لکھنے کو کہتے اور مضمون نہ چھپنے کی صورت میں مزید مضمون کو بہتر بنانے اور مشق کو جاری رکھنے کی تاکید کرتے۔ خاکسار کے ساتھ بھی ان کا رویہ ایسے ہی تھا۔ خاکسار اپنے مضامین ان کو پہلے ضرور دکھایا کرتا تھا۔ اصلاح بھی کیا کرتے تھے۔

1984ء میں وفاقی شرعی عدالت میں جب آرڈیننس کے خلاف اپیل زیر سماعت تھی ان کے ساتھ پنجاب ہائی کورٹ کے کیانی ہال میں باقاعدہ جانے کا موقعہ ملا۔ وکلاء کی بحث کی رپورٹنگ کے سلسلہ میں سہیل صاحب کے ساتھ مکرم ملک محمد یوسف سلیم شعبہ زود نویسی بیٹھا کرتے تھے بعد میں رپورٹنگ کا موازنہ کر کے یکجائی رپورٹ تیار کی جاتی تھی پھر کاتب اس کو لکھتے۔ مکرم شیخ عبدالماجد صاحب کے ساتھ ایک اور صاحب بھی تھے۔ غالباً اس بحث کی ریکارڈنگ کی اجازت نہیں تھی۔ کئی دن لاہور میں اکٹھے رہے عدالت کے بعد رات گئے تک یہ کام سرانجام پاتے۔

ماہنامہ انصار اللہ کے "ظفر اللہ خان نمبر" کے سلسلہ میں ان کے ساتھ کام کرنے کا موقعہ ملا مضامین کی تیاری و انتخاب کے لئے لوگوں کے انٹرویو کئے پہلے احباب سے وقت لینا پھر بروقت پہنچ کر انٹرویو لینا۔ اس پر مرکز کی تاکید کہ انٹرویو تیار کر کے پھر دوبارہ ان کو دکھایا جائے کہ کوئی اعتراض تو نہیں یہ سارے مراحل ان کے ساتھ طے کئے۔ سابق وزیر قانون ایس ایم ظفر، جسٹس مولوی مشتاق حسین، سید بابر علی، سید یاور علی، سید ظفر حیدر، سید افضل حیدر، جسٹس شوکت علی، سابق وزیر خارجہ میاں ارشد حسین، احمد سعید کرمانی سابق سفیر پاکستان سابق صوبائی وزیر قانون کی باغ و بہار باتیں، ثاقب زیروی صاحب، چوہدری فتح محمد ایم اے، ڈاکٹر عبدالرشید صاحب پنجاب ہائی کورٹ کے سابق چیف جسٹس مولوی مشتاق احمد صاحب سے ذوالفقار علی بھٹو کی سزائے موت کے سلسلہ میں حضرت چوہدری صاحب کی گفتگو بھی زیر بحث آئی اور جسٹس مولوی مشتاق احمد صاحب نے سارا واقعہ سنایا اور حضرت چوہدری صاحب کی بات کی تصدیق کی آخر پر کہا یہ بات آف دی ریکارڈ ہے اس کو استعمال نہ کریں۔

اس نمبر میں حضرت چوہدری صاحب کی تاریخی خدمات کو ہر حد تک یکجا کر دیا گیا ہے۔

خاکسار کو اپنے مضامین کے سلسلہ میں بعض اوقات ترجمہ کی ضرورت ہوتی تو خاکسار سہیل صاحب کے پاس چلا جاتا آپ ترجمہ خوب کرتے تھے۔ ترجمہ میں اس بات کو ملحوظ رکھتے تھے کہ لفظی ترجمہ کے ساتھ بامحاورہ ترجمہ بھی ہو۔ اور صرف خشک ترجمہ ہو کر نہ رہ جائے اس میں ادبی چاشنی بھی ہو۔ خان عبدالولی خان صاحب نے جب قرارداد پاکستان کے بارے میں بیان دیا کہ اس کا خالق ظفر اللہ خان ہے تو حضرت چوہدری صاحب نے پاکستان ٹائمز میں ایک تفصیلی مضمون لکھا جو اخبار کے دو صفحات پر مشتمل تھا۔ انصار اللہ کے ظفر اللہ خاں نمبر میں چوہدری صاحب کے اس مضمون کا مکمل ترجمہ پہلی دفعہ شائع ہوا تو حضرت چوہدری صاحب کے لارڈ لنلتھگو کے نام خط کی اہمیت واضح ہوئی۔ یہ خط دراصل مسلم لیگ اور قائداعظم کے خیالات کی مکمل عکاسی کرتا تھا۔

سہیل صاحب کے ساتھ کتب کے مطالعہ کے بارے میں تبادلہ خیالات ہوتا رہتا۔ آپ جب بھی ربوہ سے باہر جاتے کتب ضرور لاتے۔ ہم کتابوں کا تبادلہ بھی کرتے تھے مطالعہ کے بعد تبصرہ بھی ہو جاتا ایسا کئی بار اتفاق ہوتا کہ ہم دونوں ایک ہی موضوع پر سوچ رہے ہوتے کئی بار ان کے پاس گیا کہ اس موضوع پر بات کرنا چاہتا ہوں تو فوراً کہہ دیتے کہ میں بھی اسی موضوع پر سوچ رہا تھا خیال تھا کہ آپ ملتے ہیں تو بات کروں گا۔ اکثر اوقات ہم دونوں ایک ہی نتیجے پر پہنچتے ایک ہی رائے قائم کرتے۔

صد سالہ جوبلی 1989ء کے موقعہ پر خالد کے نمبر کے سلسلہ میں بہت کم وقت میں اور حالات کی پابندیوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے۔ بروقت معیاری پرچہ تیار کیا۔ اس سلسلہ میں صاحبزادہ مرزا منصور احمد ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی کے انٹرویو کا پروگرام بنایا گیا۔ چنانچہ صاحبزادہ صاحب سے وقت لیا۔ انٹرویو کی خاطر گھر پر حاضر ہوئے۔ صاحبزادہ صاحب نے مسکراتے ہوئے بات کا آغاز فرمایا کہ ان حالات کے بارے میں اور حضور کے ربوہ سے تشریف لے جانے کے بارے میں میرے تاثرات یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بہت زیادہ فضل ہم پر نازل ہوئے ہیں بلکہ فضلوں کی بارش ہے جس کو ہم سمیٹ نہیں سکتے۔ مگر ہم ان کی تفصیل بھی نہیں دے سکتے۔ حضور کا ربوہ سے تشریف لے جانا ایسا ہی ہے جیسے ایک پن Pin کے چبھنے سے آدمی اچھل پڑتا ہے اسی

طرح جماعت نہایت تیزی سے ترقی کی منازل طے کر رہی ہے چائے ختم ہونے پر فرمایا۔ بہتر ہے آپ انٹرویو نہ شائع کریں حالات کا تقاضہ ہے، حضرت صاحبزادہ صاحب نے مسکراتے ہوئے اور بڑی محبت سے ہمیں رخصت کیا۔ سہیل دوستوں کا دوست تھا دوستوں کے کام کرنا ان کی خدمت کرنا۔ اس کی عادت تھی۔ وہ کسی کو ناراض ہی نہیں کرسکتا تھا بلکہ اگر اس کی شفقت اور محبت حاصل کرنا مقصود ہوتو اس کے لئے اتنا ہی کہہ دینا کافی ہے کہ میں تم سے ناراض ہوں پھر اس کی ناراضگی دور کرنا اس کے ناز نخرے برداشت کرنا اور خاطر تواضع کرنا اس کا شیوہ تھا۔

سہیل کے ساتھ مل کر دو شخصیات کا انٹرویو کیا۔ عبیداللہ علیم صاحب سے پہلا تفصیلی انٹرویو تھا جس میں علیم صاحب نے اپنے حالات زندگی اور شاعری کے بارے میں اپنا نقطہ نظر بیان کیا اس انٹرویو کا ایک حصہ خالد میں اشاعت کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ دوسرا انٹرویو ثاقب زیروی صاحب کا کیا جو ساڑھے تین گھنٹے کی کیسٹس پر مشتمل تھا۔ اس کو صاف کر کے سہیل صاحب کی نذر کر دیا تھا۔ جس میں ثاقب صاحب نے تاریخ احمدیت کے کئی گوشوں پر روشنی ڈالی تھی۔ یہ انٹرویو تیاری اور اشاعت کے مراحل میں ہی رہا۔

بعض لوگ اپنی ضروریات کے لئے اس کے پاس آتے تھے وہ حتی المقدور ان کی مالی مدد کرتا۔ سفارش کے لئے ہر دم تیار رہتا۔ خود ساتھ چل پڑتا اور بعض اوقات بہت عاجزی پر اتر آتا۔

سہیل کو خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی عاملہ میں بھی بطور مہتمم امور طلباء اور تجنید کا کام کرنے کا موقعہ ملا۔ اور اپنے فرائض کو کمال دیانتداری سے ادا کیا۔

دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا اس کے پاس رقم آئی تو اس نے ایک گاڑی خریدی پھر اس گاڑی کو دعوت الی اللہ کے کاموں میں لگا دیا سو سو میل تک دعوت الی اللہ کے لئے چلا جاتا محلہ کے نوجوانوں کو دعوت الی اللہ کے کاموں کا چسکا ڈال دیا یہ نوجوان ربوہ کے گردونواح میں روزانہ دعوت الی اللہ کے پروگرام بناتے اور زیر دعوت افراد کو ربوہ لاتے سہیل ان کی خدمت کرتا۔ ان کی تواضع کرتا۔ ان کی طبی ضروریات کے سلسلہ میں ڈاکٹروں سے رابطہ کرتا اور اس سلسلہ میں اپنے پورے روابط کو کام میں لاتا۔

اس کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ بڑے بڑے افسروں اور صاحب حیثیت لوگوں سے غریب ترین احباب تک۔ وہ سب اس کو اپنا سمجھ کر ملتے تھے اس کے سامنے اپنے دل کی بات کرتے تھے اس کے گھر میں احباب کی آمد و رفت لگی رہتی تھی۔

بیماری کی تشخیص کے بعد جس حد تک ممکن تھا ان کا علاج ہوا۔ وفات سے چند یوم پہلے ثاقب زیروی صاحب ان کے مکان پر عیادت کے لئے حاضر ہوئے سہیل صاحب کی رہائش مکان کے اوپر والے حصہ میں تھی ثاقب صاحب کو سیڑھیاں چڑھنے کی ممانعت تھی ثاقب صاحب نے کہا سہیل صاحب کا اوپر جا کر حال احوال پوچھنا ہے جب کہ سہیل صاحب نیچے آنے کا کہہ رہے تھے۔ رمضان کے دنوں میں طبیعت خاصی خراب ہوگئی جگر نے خون بنانا چھوڑ دیا خون کی قے بھی ہوئی خاکسار دفتر سے فارغ ہو کر ہسپتال میں ان کے پاس گھنٹہ دو گھنٹے گزارتا۔ جب طبیعت بہتر ہوتی تو متفرق باتیں کرتے۔ وفات سے دو دن قبل مکرم عبدالکریم قدسی صاحب تشریف لائے ان کو ساتھ لے کر گیا انہوں نے اپنی پنجابی شاعری کی کتاب "سر دل" پیش کی۔ آخری دن بھی دیر تک ان کے پاس بیٹھا رہا۔ کہنے لگے میرے ہاتھ دباؤ خاکسار دیر تک ہاتھ دباتا رہا۔ سامنے ان کی اہلیہ بیٹھی تھیں اور آنے والے حالات کا ادراک کر کے خاموش تھیں مگر ان کی آنکھوں سے مسلسل آنسوؤں کی جھڑی لگی ہوئی تھی۔ سہیل کہتے کہ میری طرف منہ کر کے بات کرو میرے لیے یہ سب بہت مشکل تھا۔ آخر وقت تک خدا کی رضا پر راضی رہے اور جان مولا حقیقی کو پیش کردی۔

بقیہ صفحہ 4

گئی اور ان کا ترجمہ بھی ساتھ کے ساتھ فرنچ زبان میں پیش کیا گیا۔ اس کے بعد ایک مجلس سوال و جواب کا انعقاد کیا گیا۔ مجلس سوال و جواب سیکرٹری دعوت الی اللہ محترمہ رقیہ صلاح الدین کی زیر نگرانی ہوئی۔ اجتماع کے دونوں دن غیر از جماعت خواتین نے بھرپور تعداد میں شرکت کی۔ ان غیر از جماعت خواتین نے اس موقع پر بعض سوالات کئے جن کے انہیں تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔

صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی ممبرات میں انعامات تقسیم کئے۔ نیز حلقہ وار اور شعبہ جات کی سیکرٹریز کو دوران سال حسن کارکردگی پر بھی انعامات سے نوازا۔ اسی طرح چند ممبرات کو خصوصی تعاون پر حسن کارکردگی کے انعامات دیئے گئے۔ اجتماع میں شرکت کرنے والی معزز خواتین کو بھی اس موقعہ پر صدر صاحبہ لجنہ نے تحائف پیش کئے۔ اور اختتامی خطاب کیا دعا کے ساتھ یہ اجتماع ختم ہوا۔

(الفضل انٹرنیشنل 20 دسمبر 2002ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34630 میں طاہرہ ارشد بنت ریاض ارشد قوم بھروانہ سیال پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹھٹھہ شیریکا ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 30-9-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ طاہرہ ارشد بنت ریاض ارشد ٹھٹھہ شیریکا ضلع جھنگ گواہ شد نمبر 1 ریاض ارشد والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 امان اللہ ولد محمد بخش ٹھٹھہ شیریکا ضلع جھنگ

مسل نمبر 34632 میں ہارون بشارت ولد بشارت احمد قوم بٹ پیشہ طالب علمی عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 6-10-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2700 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ہارون بشارت ولد بشارت احمد علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد وصیت نمبر 28155 گواہ شد نمبر 2 محمد اکرم وصیت نمبر 30669

مسل نمبر 34633 میں رضوانہ مسعود بنت مسعود احمد قوم گوندل پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 84 فتح ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 15-9-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ .... سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ رضوانہ مسعود بنت مسعود احمد چک 84 فتح ضلع بہاولپور گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد طاہر چک نمبر 84 فتح ضلع بہاولپور گواہ شد نمبر 2 مسعود احمد والد موصیہ

مسل نمبر 34634 میں محمد حبیب اللہ ولد محمد نصر اللہ قوم اعوان پیشہ سرکاری ملازمت عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹیکسلا ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 3-10-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/15100 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد حبیب اللہ ولد محمد نصر اللہ ٹیکسلا گواہ شد نمبر 1 بشیر احمد قمر وصیت نمبر 20018 گواہ شد نمبر 2 رانا منظور احمد وصیت نمبر 15060

مسل نمبر 34635 میں خلیق احمد کلی ولد محمد نعیب عارف قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیٹلائٹ ٹاؤن غربی راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 8-9-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/14000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد خلیق احمد کلی ولد محمد نعیب عارف راولپنڈی گواہ شد نمبر 1 جنید احمد صباح ولد محمد یوسف راولپنڈی گواہ شد نمبر 2 آصف محمود ولد حبیب اللہ سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی

آپ کے لگائے ہوئے پودے آپ کی توجہ چاہتے ہیں بالکل آپ کے بچوں کی طرح۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ تحریر کرتی ہیں کہ میری چھوٹی ہمشیرہ خورشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عبدالرشید صاحب آف سیون اپ فیکٹری اسلام آباد اچانک دماغ کی رگ پھٹ جانے کے باعث کراچی میں اپنی بیٹیوں کے پاس مورخہ 20 فروری 2003ء کو وفات پا گئیں۔ مرحومہ ٹی اینڈ ٹی اور آئی ٹائن اسلام آباد میں سیکرٹری ضیافت اور دیگر عہدوں پر خدمت بجا لاتی رہی۔ بہت ملنسار اور ہر دلعزیز تھی اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند کرے۔ انہوں نے اپنے پیچھے دو بیٹیاں تہمینہ مبارک اور شائلہ سعادت (شادی شدہ) اور دو بیٹے تنویر احمد اور لئیق احمد (غیر شادی شدہ) چھوڑے ہیں ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا مورخہ 21 فروری کو بعد از عشاء بیت المہدی میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور قبرستان عام میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔ احباب جماعت سے مرحومہ کیلئے دعائے مغفرت اور جملہ لواحقین کے لئے صبر جمیل کی دعا کی درخواست ہے۔

ماہنامہ انصار اللہ کی شرح چندہ

تمام عہدیداران اور خریداران ماہنامہ ''انصار اللہ'' کی اطلاع کیلئے اعلان ہے کہ ماہنامہ انصار اللہ کی نئی شرح چندہ سالانہ بالتفصیل ذیل درج ہے۔

(1) پاکستان۔ سالانہ چندہ۔/100 روپے فی رسالہ دس روپے
(2) امریکہ و آسٹریلیا سالانہ 30 ڈالر امریکن
(3) کینیڈا سالانہ چندہ 35 ڈالر کینیڈین
(4) برطانیہ سالانہ چندہ 15 پونڈز
(5) یورپ افریقہ و دیگر ممالک سالانہ چندہ 20 یورو

بیرون ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک رسالہ بھجوایا جاتا ہے۔ اس کے مطابق چندہ بھجوائے جانے کی درخواست ہے۔

(قائد اشاعت مجلس انصار اللہ پاکستان)

مجلس نابینا کا اجلاس

یوم مصلح موعود کے حوالہ سے مورخہ 23 فروری 2003ء کو بلائنڈز سیکشن خلافت لائبریری میں مجلس نابینا ربوہ کے تحت اجلاس ہوا۔ مہمان مقرر مکرم محمد ادریس شاہد صاحب مربی سلسلہ تھے ان کے علاوہ مکرم پروفیسر خلیل احمد صاحب صدر مجلس نابینا اور مکرم عبدالحمید خلیق صاحب نے حاضرین کو پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے مفید معلومات دیں۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی جس کے بعد حاضرین کی تواضع کی گئی۔

(محمد الیاس اکبر سیکرٹری اشاعت مجلس نابینا ربوہ)

نکاح

مکرم محمد احسن صاحب منہاس آف جرمنی ولد میاں مجید احمد خان منہاس چک نمبر 166 مراد ضلع بہاولنگر کا نکاح مکرم سیمرا اشرف صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد اشرف ملہی ولد چوہدری ہدایت اللہ مرحوم آف چک نمبر 118 مراد ضلع بہاولنگر سے مبلغ چھ ہزار یورو حق مہر پر مورخہ 10 جنوری 2003ء بروز جمعۃ المبارک مکرم نذیر احمد سانول صاحب معلم وقف جدید چک نمبر 168 مراد نے پڑھایا۔ نکاح کے بعد مکرم ہارون الرشید صاحب فرخ مربی سلسلہ نے دعا کروائی درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

اعلان داخلہ

☆ سکول آف فزیوتھیراپی جناح پوسٹ گریجویٹ میڈیکل سنٹر کراچی نے چار سالہ فزیوتھیراپی ڈگری کورس (BS) میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 10 مارچ تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے ڈان 24 فروری 2003ء۔

☆ پاکستان ایئر فورس میں بطور جی ڈی (پائلٹ) ایئرو ناٹیکل انجینئر شمولیت کے لئے رجسٹریشن قریبی PAF انفارمیشن اینڈ سلیکشن سنٹر میں 6 مارچ کروائی جا سکتی ہے۔ مزید معلومات کے لئے جنگ 24 فروری 2003ء۔

(نظارت تعلیم)

درخواست دعا

مکرمہ آسیہ ناز صاحبہ (اہلیہ شفقت محمود طاہر صاحب مرحوم) صدر لجنہ حلقہ دارالصدر شمالی کا رسولی کا آپریشن لاہور میں ہوا ہے۔ جملہ پیچیدگیوں سے بچنے اور شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

فرحان احمد ولد سلطان احمد محمود بوجہ نمونیہ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

گلشن احمد نرسری کی سہولیات

خوبصورت پھولوں کی موسمی پنیریاں، پھلدار پودوں کی تازہ ورائٹی انگور، انار، انجیر، آڑو، اخروٹ، آلوچہ، آلو بخارا، جاپانی پھل، چلغوزہ، سیب، خوبانی اور بادام۔ تازہ پھولوں کے ہار، گجرے، گلدستے اور زیور سیٹ وغیرہ بنوانے کا انتظام خوشی کے مواقع پر تازہ پھولوں سے سٹیج کو خوبصورت سجانے کیلئے گلشن احمد نرسری سے رابطہ کریں۔ (فون نمبر 215206-213306)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

جنگ ٹالنے کی بھرپور کوشش روس اور چین کی طرف سے مشترکہ اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ عراق کے خلاف جنگ ٹالنے کی بھرپور کوشش کریں گے عراق جنگ سے بچا سکتا ہے اور اسے بچنا چاہئے۔ اسلحہ انسپکٹروں کو مزید وقت دیا جائے۔ عالمی برادری جنگ کے خلاف ہے اس کا احترام کیا جائے۔ چینی اور روسی وزراء خارجہ کے مشترکہ اعلامیہ میں مزید کہا گیا ہے کہ عراق کے خلاف اقوام متحدہ کی موجودہ قراردادوں پر عمل کیا جائے۔

عراقی عوام خندقیں کھودلیں عراقی صدر صدام حسین نے کہا ہے کہ عراقی عوام امریکی حملے سے بچنے کیلئے فوری طور پر خندقیں کھودلیں قبائل کو جنگ میں شرکت کی اجازت ہوگی۔ دشمن ہمارے شہروں میں داخل ہونے کی جرأت نہیں کرے گا جارحیت کی صورت میں جہادی گروپوں اور رضاکار فورس کو دشمن کے فوجیوں اور ہیلی کاپٹروں کو نشانہ بنانے کا ٹاسک دیا جائے گا۔ الصمود میزائل تباہ کرنے یا نہ کرنے کا 48 گھنٹوں میں فیصلہ کروں گا۔

پادریوں کی جنگ کے خلاف دعائیں امریکہ، برطانیہ، جرمنی اور روس کے گرجا گھروں کے پادریوں نے امریکہ کو عراق کے خلاف جنگ سے باز رکھنے کیلئے دعائیں کیں۔ پادریوں نے عالمی برادری پر زور دیا ہے کہ وہ ممکنہ جنگ کو ٹالنے کی ہر ممکن کوشش کرے۔

سلامتی کونسل کا اجلاس ملتوی شمالی کوریا کے مسئلہ پر فرانس چین اور روس میں اختلافات کے باعث سلامتی کونسل کا اجلاس ملتوی کردیا گیا۔ فرانس کی تحریک پر بلائے گئے سلامتی کونسل کے اجلاس کی چین اور روس نے مخالفت کردی۔ چین نے کہا ہے کہ معاملہ مذاکرات سے حل کیا جائے۔

عراق سے کچھ نہ ملا اسلحہ انسپکٹروں نے عراق میں ممنوعہ ہتھیار بنانے والے کئی مقامات کا معائنہ کیا لیکن کچھ برآمد نہ ہوا۔ اسلحہ انسپکٹروں نے کہا ہے کہ عراقی حکام سے بات چیت مفید رہی ہے۔ ممکنہ کیمیائی ہتھیار بنانے والی فیکٹری 1991ء میں بمباری کے دوران تباہ کردی گئی تھی۔

صدام نہیں بچ سکتے امریکی صدر جارج بش نے دھمکی دی ہے کہ عراقی صدر صدام حسین الصمود میزائل تباہ کرکے بھی نہیں بچ سکتے۔ عراقی صدر کے ہٹنے سے اسرائیل مخالف دہشت گردوں کیلئے حمایت ختم ہوجائے گی۔ اور فلسطینی ریاست کے قیام کی راہ ہموار ہوگی۔

ترکی اڈے دینے پر رضامند ترکی کی حکومت عراق کے خلاف ممکنہ جنگ کیلئے اڈے دینے پر رضامند ہوگئی ہے۔ انقرہ میں ترکی وزارت دفاع نے بتایا ہے کہ اس بارہ میں امریکہ اور ترکی میں سمجھوتہ طے پاگیا ہے۔ جس کی توثیق کیلئے ترک پارلیمنٹ میں بحث ہوگی۔ بی بی سی کا کہنا ہے کہ اس سمجھوتہ سے ترکی نے مفادات حاصل کرلئے ہیں۔

انوکھا احتجاج دس لاکھ سے زائد امریکی شہریوں نے وائٹ ہاؤس اور دیگر سرکاری دفاتر کے ٹیلی فون اور فیکس کو جام کردیا۔ امریکی شہریوں نے عراق کے خلاف جنگ کی پالیسی مسترد کرتے ہوئے اپنے احتجاج تحریر کرکے وائٹ ہاؤس اور دوسرے سرکاری دفاتر کو فیکس کئے۔ جس سے سرکاری افسران کو معاملات نمٹانے میں مشکلات کا سامنا رہا اور دن بھر لاکھوں افراد کی جانب سے اس انوکھے مواصلاتی احتجاج کے باعث بش انتظامیہ کے فون اور فیکس جام ہوکر رہ گئے اور سرکاری رابطے کیلئے سرکاری فون اور فیکس کا استعمال نہ ہونے کے برابر رہ گیا۔

مقبوضہ کشمیر میں مسجد پر قبضہ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوجیوں نے ایک مسجد پر قبضہ کرکے اسے ایک فوجی کیمپ میں تبدیل کردیا ہے۔ کشمیر میڈیا سروس کے مطابق فوجی اہلکار علاقے کے لوگوں کو بیگار کیلئے لے جاتے رہے اور انہیں تشدد کا نشانہ بناتے رہے۔ ان زیادتیوں کے خلاف لوگوں نے احتجاج کیا۔ بھارتی فوج نے مظاہرین پر تشدد کیا احتجاج ختم نہ کرنے پر سنگین نتائج کی دھمکیاں دیں۔

جنگ کی صورت میں اقوام متحدہ کے پناہ گزینوں کے ادارے نے کہا ہے کہ جنگ کی صورت میں امکان ہے کہ چھ لاکھ عراقی باشندے ملک چھوڑ دیں گے۔ نصف کے قریب ایران کا رخ کریں گے۔ باقی ترکی شام اور اردن میں پناہ ڈھونڈیں گے۔

چین میں مذہبی آزادی چین کے مذہبی امور کے اعلیٰ عہدیداروں نے کہا ہے کہ حالیہ جرائم کے مقدموں میں امریکی میڈیا نے غلط رپورٹنگ کی ہے۔ چین کے قانون میں مکمل مذہبی آزادی ہے لیکن کسی کو مذہب کے نام پر امن و امان اور شہریوں کی جسمانی و ذہنی صحت سے کھیلنے نہیں دیا جائے گا۔

چین میں انتخابات 5 مارچ کو چین میں انتخابات ہونگے۔ جن تاؤ کے صدر بننے کا امکان ہے۔ کیمونسٹ پارٹی پارلیمنٹ میں امیدواروں کی فہرست پیش کرے گی۔

بنگلہ دیش میں 14 ڈاکو ہلاک بنگلہ دیش میں ڈکیتی کی بڑھتی ہوئی وارداتوں سے تنگ آکر لوگوں نے خود ڈاکوؤں کو پکڑنا اور موقع پر ہلاک کرنا شروع کردیا ہے۔ گزشتہ چند روز کے دوران دیہاتیوں نے 14 ڈاکوؤں کو ہلاک کرڈالا اور دیگر 5 کی آنکھیں نکال دیں۔

دنیا بھر کے لئے مثال ورلڈ بنک نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ چین نے 20 سال کی مدت میں ملک کے کروڑوں افراد کو غربت سے نکال کر دنیا بھر کے لئے بہترین مثال قائم کی ہے۔ 1978ء میں چین میں 25 کروڑ غریب تھے جو اب محض 2 کروڑ اور 70 لاکھ ہیں۔

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

ہفتہ	یکم مارچ	زوال آفتاب	12-21
ہفتہ	یکم مارچ	غروب آفتاب	6-08
اتوار	2 مارچ	طلوع فجر	5-11
اتوار	2 مارچ	طلوع آفتاب	6-33

پارلیمنٹ ٹوٹی تو جمہوریت کو نقصان ہوگا

وزیر اعظم میر ظفراللہ خان جمالی نے کہا ہے کہ ہم انتقامی کارروائیوں پر یقین نہیں رکھتے - اپوزیشن کو ساتھ لے کر چلیں گے- یہ بات انہوں نے صحافیوں سے گفتگو کے دوران کہی- وزیر اعظم نے کہا کہ سینٹ الیکشن کا صاف اور شفاف مرحلہ مکمل ہو گیا ہے- پارلیمنٹ مضبوط ہوگی تو جمہوریت پھلے پھولے گی اور عوامی مسائل حل ہوں گے- ہم اپوزیشن کی تنقید کو برداشت کریں گے- مثبت سیاست کو فروغ دینے کیلئے سیاستدانوں کو مل کر کام کرنا ہوگا اگر موجودہ پارلیمنٹ ٹوٹی تو پھر جمہوریت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا- ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ عراق کے مسئلہ پر پارلیمنٹ میں بحث کا آغاز ہوگا اس کے بعد اس سے متعلق اپنا بیان دوں گا-

سینٹ الیکشن کا آخری مرحلہ

وفاقی دارالحکومت اسلام آباد اور فاٹا سے سینٹ مکمل- ان نشستوں پر (ق) لیگ نے 9 اور مجلس عمل نے 3 سیٹیں حاصل کی ہیں- مشاہد حسین، وسیم سجاد اور پروفیسر غفور بھی سینٹر بن گئے- 3 خواتین سمیت 12 ارکان نے ووٹ نہیں ڈالا- آخری وقت ہنگامہ کی وجہ سے گنتی روکنی پڑی-

ہارس ٹریڈنگ کی شکایت نہیں ملی

چیف الیکشن کمشنر ریٹائرڈ چیف جسٹس ارشاد حسن خان نے کہا ہے کہ سینٹ کے انتخابات خوش اسلوبی سے مکمل ہو گئے ہیں- اخبار نویسوں سے باتیں کرتے ہوئے انہوں نے توقع ظاہر کی کہ سیاسی جماعتیں جمہوریت کے استحکام کیلئے مثبت کردار ادا کریں گی- سینٹ کے انتخابات کے بارے میں انہوں نے کہا کہ ان انتخابات سے ایوان بالا کا انتخاب مکمل ہو گیا ہے جس سے عوام کی خواہشات کی عکاسی ہوتی ہے- سینٹ کے انتخابات میں ہارس ٹریڈنگ کے بارے میں انہوں نے کہا کہ صرف بیانات دیئے گئے ہیں جبکہ باقاعدہ طور پر کوئی شکایت نہیں کی گئی- انہوں نے کہا کہ اگر دستاویزی ثبوت کے ساتھ کوئی شکایت کی گئی تو الیکشن کمیشن اس پر غور کرے گا-

نابالغوں کو سگریٹ کی فروخت پر پابندی

پنجاب اسمبلی نے نابالغوں کو سگریٹ کی فروخت پر پابندی اور لاہور آرٹس کونسل کے قوانین میں ترمیم کے دو بلوں کی اتفاق رائے سے منظوری دے دی- حکومت اور اپوزیشن کے مابین اجلاس سے قبل مذاکرات کے نتیجہ میں اپوزیشن نے اپنی پیش کی گئی تمام ترامیم واپس لے لیں- نوعمر افراد کے سگریٹ نوشی پر پابندی کے بارے میں قانون میں ترمیم کر کے 18 سال سے کم عمر کے بچوں کو سگریٹ کی فروخت پر پابندی عائد کر دی گئی ہے- اور اس کی خلاف ورزی پر تین سزائیں ایوان نے منظور کی ہیں- پہلی خلاف ورزی پر کم عمر بچوں کو سگریٹ فروخت کرنے والے دکاندار کو 200 روپے جرمانہ دوسری خلاف ورزی پر 500 روپے جرمانہ اور لائسنس کی منسوخی اور تیسری خلاف ورزی پر 5000 روپے جرمانہ لائسنس کی منسوخی اور چھ ماہ قید کی سزا دی جائے گی- اس سلسلہ میں صوبائی وزیر قانون راجہ بشارت احمد نے بتایا کہ گورنر پنجاب کی منظوری کے بعد اس قانون کی تین ماہ تک میڈیا پر تشہیر کی جائے گی اس کے بعد قانون پر عملدرآمد ہوگا- تاہم انہوں نے عملدرآمد کی کسی باقاعدہ تاریخ کا اعلان نہیں کیا- لاہور آرٹس کونسل کے ترمیمی بل کی منظوری کے بعد کونسل کے معاملات چلانے کیلئے تمام اختیارات گورنر سے وزیر اعلیٰ کو منتقل کر دیئے گئے ہیں-

عراق کی جنگ میں پاکستان سب سے زیادہ متاثر ہوگا

وزیر خارجہ خورشید محمود قصوری نے کہا ہے کہ عراق کا مسئلہ پرامن طریقے سے حل کیا جائے کیونکہ امریکی حملے سے پاکستان سب سے زیادہ متاثر ہوگا- اسلحہ انسپکٹروں کو معائنہ کیلئے مزید وقت فراہم کیا جائے- پارلیمنٹ ہاؤس میں اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان کی کوششوں سے نام (NAM) کے ڈیکلریشن میں یہ شق شامل کی گئی ہے کہ کسی بھی آزادی کی تحریک کو دہشت گردی سے نہیں ملایا جا سکتا- دریں اثناء بھارتی اخبار "ہندو" کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ غیر وابستہ تحریک نے مسئلہ کشمیر پر پاکستان کے اصولی مؤقف کو تسلیم کیا ہے-

وزیر اعلیٰ، وزراء اور ارکان اسمبلی کی مراعات میں 600 فیصد اضافہ

بلوچستان اسمبلی میں پہلی قانون سازی کے دوران وزیر اعلیٰ، وزراء اور ارکان کی تنخواہوں اور مراعات میں 600 فیصد اضافہ کر دیا گیا ہے- اس مقصد کے لئے ایکٹ مجریہ 1975ء میں ترمیم کی گئی ہے- جس کے تحت وزیر اعلیٰ اور وزراء کو پانچ اور چھ ہزار کی بجائے 30 اور 35 ہزار روپے اور 2 گاڑیاں ملیں گی- بجلی ٹیلیفون اور دیگر ایندھن کے بل سرکاری خزانے سے ادا ہوں گے- وزیر اعلیٰ کو 30 ہزار ہاؤس رینٹ بھی ملے گا- دفتری ٹیلیفون اور ایک گاڑی جتنی چاہیں استعمال کریں کوئی بل اور پٹرول کا خرچ نہیں ہوگا- یوٹیلیٹی بلز کی مد میں بالترتیب 15 اور 12 ہزار ملیں گے- ان کے علاوہ دیگر مراعات میں بھی اضافہ کر دیا گیا ہے-

پاکستان امریکی قرارداد کی حمایت کرے

امریکی نائب وزیر خارجہ برائے جنوبی ایشیا کرسٹینا روکا نے صدر جنرل مشرف، وزیر خارجہ خورشید محمود قصوری اور سیکرٹری خارجہ سے عراق کی صورتحال پر اہم مذاکرات کئے ہیں- امریکی نائب وزیر خارجہ نے پاکستانی حکام سے عراق کی صورتحال پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا- اور پاکستانی حکام پر زور دیا کہ وہ عراق کو غیر مسلح کرنے کے سلسلے میں سلامتی کونسل اور امریکہ اور برطانیہ کی طرف سے پیش کی گئی قرارداد کی حمایت کرے- کرسٹینا نے صدر بش کا پیغام بھی صدر مشرف کو پہنچایا- اس کے جواب میں پاکستان نے عراق کا مسئلہ پرامن طور پر حل کرنے کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی منظوری کے بغیر عراق پر حملہ نہ کیا جائے- کرسٹینا روکا نے صدر، وزیر خارجہ اور سیکرٹری خارجہ کو عراق کی صورتحال سے متعلق تازہ ترین صورتحال کے بارے میں بریف کیا اور بتایا کہ امریکہ سلامتی کونسل کی حمایت حاصل کرنے کے سلسلے میں سفارتی محاذ پر کیا کیا اقدامات کر رہا ہے- یہی حمایت حاصل کرنے کیلئے کرسٹینا روکا بنگلہ دیش بھی جائیں گی-

پنجاب اسمبلی میں ہنگامی صورتحال

بچوں کی تمباکو نوشی کے خلاف پنجاب اسمبلی میں قانون سازی کے عمل کے دوران اس وقت ہنگامی صورتحال پیدا ہوگئی جب قانون سازی میں حکومتی سنجیدگی کا ذکر کرتے ہوئے صوبائی وزیر قانون نے کہا کہ ہم قانون سازی مفاد عامہ میں کرنا چاہتے ہیں تاکہ ان کے مسائل حل ہوں- جس پر ڈپٹی اپوزیشن لیڈر نے کہا کہ حکومت سستی شہرت حاصل کرنے کیلئے جلدی میں ہے- اگر اسے قانون سازی میں دلچسپی ہے تو تعلیم کے فروغ کیلئے پرائیویٹ سکولز مافیا کے خلاف قانون سازی کرتی، مفت تعلیم کے اقدامات کے اعلان کا حقیقت سے کتنا تعلق ہے- ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ سرکاری سکولوں میں تعلیم ہے کہاں جو یہ مفت دیں گے- وزیر قانون نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہم قانون سازی روایتی انداز میں کرنے کی بجائے اسے آئینی اور قانونی طریقہ کار کے مطابق کرنا چاہتے ہیں-

دورہ نمائندہ الفضل

ادارہ الفضل مکرم منور احمد چچہ صاحب کو بطور نمائندہ مینیجر الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے ضلع کراچی میں بھیج رہا ہے-

1- توسیع اشاعت الفضل-
2- وصولی چندہ الفضل وبقایات جات-
3- ترغیب برائے اشتہارات

(مینیجر الفضل)

رفیق دماغ

تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گول بازار ربوہ

Ph:04524-212434-Fax:213966

کپڑے کی نئی دکان

اقصیٰ فیبرکس

Fix Price یک دام

اقصیٰ مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ - پروپرائٹر محمد احمد طاہر کاہلوں

ضرورت ہے

ہمیں اپنی فیکٹری کیلئے درج ذیل آسامیوں کی ضرورت ہے

1- اکاؤنٹنٹ (تعلیم کم از کم بی کام) تجربہ 3 سال

2- سیلز مین (تعلیم کم از کم میٹرک) عمر 25 تا 30 سال جو ڈرائیونگ جانتے ہوں- (LTV) انٹرویو کیلئے درج ذیل پتہ پر مورخہ 12 مارچ 2003ء کو 12 بجے تشریف لائیں-

سینکی ربڑ پارٹس (لکڑ فیکٹری)

نزد PSO پٹرول پمپ شاہین دواخانہ

جی ٹی روڈ فیروزوالا لاہور-

فون: 042-7924511-7924522

موبائل: 0300-9401543

ہمارا نصب العین: دیانت - محنت - عمل پیہم

ہیون ہاؤس پبلک سکول (رجسٹرڈ) دار الصدر غربی ربوہ

نرسری تا مڈل کلاسز (مکمل انگلش میڈیم) اعلیٰ تعلیم و تربیت - محفوظ و خوشگوار ماحول اور Spoken English کی خصوصیت

خاص طور پر ہماری A1 نرسری اور پریپ کلاسز سے فائدہ اٹھائیں-

پرنسپل: پروفیسر راجا نصر اللہ خان - فون نمبر 211039

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29